آدمی یا تہائی کا فرق کئے ہوئے بغیر مطلق دم کٹے جانور کی قربانی سے منع کر دیا گیا رحضرت براء کی حدیث میں جن چار عیب والے جانوروں کی قربانی کی ممانعت آئی ہے یہ ممانعت ان چار عیبوں میں منحصر نہیں ہے دوسری حدیثوں میں ان جانوروں کی قربانی سے بھی منع کیا گیا ہے۔
المصفرة (المہزولة او ذاهبة جميع الاذن) المستأصلة (ذاهبة القرن من اصلہ) اعضب القرن والاذن (الذی ذهب نصف اذنه او قرنه او الذی جاوز القطع الربع) المقابلة۔ المدابرة۔ شرقاء۔ خرقاء۔ اور جب کانے جانور کی قربانی ناجائز ہے تو اندھے اور ہاتھ یا پاؤں کٹے کی قربانی بھی ناجائز ہو گی کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت کا مقصود ہر اُس جانور کی قربانی سے منع کرنا ہے جس میں کوئی ظاہری کھلا ہوا عیب ہو۔

(۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد شدہ دعاء قنوت نماز با جماعت میں امام جمع کی ضمیر کے ساتھ یعنی اللھم اھدنی وعافنی وتولنی الخ کے بجائے اللھم اہدنا۔ وعافنا۔ وتولنا پڑھ سکتا ہے دعاء مذکور بضمیر جمع بھی وارد ہوئی ہے پس جماعت میں جمع کی ضمیر کے ساتھ پڑھنے میں کچھ حرج نہیں روی البیھقی فی سننہ الکبری ج۲ ص۲۱۰ بسندہ عن عبداللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعلمنا دعاء ندعو بہ فی القنوت من صلوۃ الصبح اللھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت الخ امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ ج۱ ص۱۷۷ میں دعاء قنوت بضمیر جمع پڑھنے کو حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ لا یؤم قوما فیخص نفسہ بدعوۃ دونھم فان فعل خانھم (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ) کا محمل و مصداق ٹھہرایا ہے تاکہ اس حدیث کی مخالفت نہ لازم آئے قال الحافظ ابن القیم سمعت شیخ الاسلام ابن تیمیۃ یقول ھذا الحدیث عندی فی الدعاء الذی یدعو بہ الامام لنفسہ وللمامومین و یشترکون فیہ کدعاء القنوت ونحوہ انتھی۔ قلت وعلیہ حملہ الشافعیۃ والحنبلیۃ۔

(۴) بیشک صحیح احادیث سے مرد کیلئے چاندی کے برتن میں صرف کھانے پینے کی ممانعت ثابت ہے کھانے پینے کے برتن کے علاوہ اور چیزوں میں چاندی کے استعمال کی ممانعت و حرمت ثابت نہیں اور کھانے اور پینے پر دوسرے استعمال (بٹن سرمہ دانی۔ سلائی۔ عطر دانی۔ انگشتانہ وغیرہ) کو قیاس کرنا صحیح نہیں ہے بنابریں مرد کے لئے چاندی کا بٹن اور ایسی چیزیں استعمال کرنی جائز ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص نہ ہوں اور ان کے استعمال سے تشبہ بالنساء لازم نہ آئے۔ والیہ ذھب العلامۃ الشوکانی والعلامۃ الامیر الیمانی۔ لیکن کھانے پینے کے برتن کے علاوہ مرد کیلئے اور چیزوں میں چاندی کے جواز پر ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا (احمد ابوداؤد نسائی) سے استدلال محل نظر و تامل ہے کما بینہ شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی ج۳ ص۷۱ فی شرح حدیث المثقال فارجع الیہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث مذکور کے ابتدائی حصہ اور سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے سونا مباح کرنے سے پہلے مردوں کو یہ حکم تھا کہ اپنی عورتوں کو سونے کے زیور نہ استعمال کرائیں البتہ چاندی جسقدر اور جسطرح چاہیں استعمال کراسکتے ہیں حدیث میں خود مرد کو مطلقاً اپنے استعمال میں لانے کی اجازت کا ذکر نہیں ہے اور نہ یہ مراد ہے اور حدیث اتخذہ من ورق ولا تتمہ مثقالا (اخرجہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن حبان) ایسی ضعیف نہیں ہے کہ قابل اعتبار نہ ہو اسکی سند میں عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ (جنکی وجہ سے یہ حدیث ضعیف کہی جاتی ہے) کے بارے میں حافظ لکھتے ہیں صدوق یھم۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث ناقابلِ اعتبار نہیں ہے۔ میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ مرد انگوٹھی یا بٹن وغیرہ میں ایک